بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Federal Shariat Court

Islamabad 13-12-2022

ڈاکٹر محمد مطیع الرحمٰن

سینئر ریسرچ ایڈوائزر،

فون نمبر 051-9203443

پریس ریلیز

خواجہ سرا بچوں کو ریاست تحفظ فراہم کرے

اسلام آباد (   ) معزز چیف جسٹس ڈاکٹر سید محمد انور اور جسٹس خادم حسین ایم شیخ پر مشتمل وفاقی شرعی عدالت کے بنچ نے خواجہ سرا (تحفظ حقوق) ایکٹ ۲۰۱۸ سے متعلق درخواست کی سماعت کی۔ دورانِ سماعت خواجہ سرا، برادری کے نمائندے پیش ہوئے۔ سماعت کے دوران خواجہ سرا برادری سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے برادری کی ابتر صورتحال پر تشویش کا اظہار کیا۔ معزز چیف جسٹس نے اس حوالے سے وزارت انسانی حقوق کے نمائندوں سے استفسار کیا تاہم وہ کوئی معقول وضاحت نہ دے سکے۔ معزز چیف جسٹس نے اس معاملے پر تشویش اور برہمی کا اظہار کیا اور ان کی وضاحت سے مطمئن نہیں ہوئے۔ معزز چیف جسٹس نے کہا کہ بد قسمتی سے ان بچوں کو ان کے اپنے گھر والوں نے چھوڑ دیا ہے جس کے نتیجے میں وہ جرائم پیشہ افراد کے ہاتھوں زیادتی کا نشانہ بنتے ہیں جو کہ ہمارے معاشرے کے لئے ایک بد نما داغ ہے۔ اس طبقے کے افراد کی زندگی بوڑھے ہونے کے ساتھ ساتھ مزید دکھی ہو جاتی ہے۔ معزز چیف جسٹس نے مزید ریمارکس دیئے کہ متعلقہ قانون کا سیکشن ۶(اے) حکومت اور وزارت انسانی حقوق کو پابند کرتا ہے کہ وہ طبی سہولیات، نفسیاتی نگہداشت، مشاورت وغیرہ کی فراہمی کے علاوہ خواجہ سراؤں کے بچاؤ، تحفظ اور بحالی کو یقینی بنائے۔ معزز بنچ نے مزید کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو عزت دی ہے اور یہ ہمارا عقیدہ ہے جیسا کہ قرآن پاک میں بیان کیا گیا ہے حتیٰ کہ یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ میں بھی درج کیا گیا ہے۔ ایسے بچوں کے لیے خصوصی تحفظ کے گھر ہونے چاہئیں، جو خواجہ سرا ہیں اور جنہیں ان کے اہل خانہ نے چھوڑ دیا ہے، نیز ان بوڑھے افراد کے لیے جو انٹر سیکس (خسرہ) کے زمرے میں آتے ہیں جیسا کہ تعزیرات کے سیکشن ۲(آئی)(این) میں بیان کیا گیا ہے۔ معزز عدالت نے وزارت انسانی حقوق کو ۱۵.۱۲.۲۰۲۲ تک رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کی ہے کہ ان بچوں کے تحفظ کے لیے کوئی سہولت موجود ہے یا نہیں؟

(ڈاکٹر مطیع الرحمٰن)

سینئر ریسرچ ایڈوائزر